خیر الکلام فی کشف أوھام الأعلام

(۳)

از: مولانا مفتی عمر فاروق لوہاروی
شیخ الحدیث دارالعلوم، لندن

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا نام ''صحیح بخاری'' میں کتنی بار آیا ہے؟

'فیض الباری علی صحیح البخاری' من أمالی الفقیه المحدث الاستاذ الکبیر إمام العصر الشیخ محمد أنور الکشمیری قدس اللّٰہ سرہ میں ہے:

وَلَمْ یُسَمِّ أحمدَ إلّا فِی مَوْضِعَیْنِ. (فیض الباری، کتاب الزکاۃ، باب فی الرکاز الخمس، ص:٥٤، ج:٣، المجلس العلمی: ڈابھیل)

''اور-مصنف رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں-امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا دو ہی جگہ نام لیا ہے۔''

بندہ کہتا ہے:

''فیض الباری علی صحیح البخاری'' میں مذکور یہ بات کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۴-۲۵۶ھ) نے اپنی کتاب: الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم وسننه وأیامه، **میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا نام دو ہی جگہوں لیا ہے، وہم پر مبنی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی کل دو روایتیں اپنی 'صحیح' میں تخریج فرمائی ہیں، ان میں سے ایک مرفوع ہے، جو بواسطہ ہے اور دوسری موقوف ہے، جو بلاواسطہ ہے؛ چناں چہ مرفوع روایت بواسطہ احمد بن الحسن الترمذی حسب ذیل ہے:**

(۱) حَدَّثَنِی أحمدُ بنُ الحسنِ قال: حدَّثَنا أحمدُ بنُ محمدِ بنِ حنبلِ بنِ ہِلالٍ قال: حدّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلیمانَ، عَنْ کَہْمَسٍ، عَنِ ابنِ بُرَیْدَۃَ، عَن أبیهِ قال: غَزَا مَعَ رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیه وسلم سِتَّ عَشرۃَ غَزوۃً. (صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب کم غزا النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم، ص:٦٤٢، ج:٢، قدیمی: کراچی)

اور موقوف بلاواسطہ روایت یہ ہے:

(۲) وَقال لَنا أحمدُ بنُ حَنبلٍ: حدَّثَنا يَحيَى بنُ سعيدٍ عَنْ سفيانَ قَالَ: حَدَّثَنى حَبيبٌ عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ عباسٍ - رضى الله عنهما - حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبُعٌ، ومِنَ الصِّهرِ سبعٌ ثُمَّ قرأ ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ﴾ الآية. (صحيح بخارى، كتاب النكاح، باب ما يحل من النساء وما يحرم الخ، ص:۷٦٥، ج:۲، قديمى: كراچى)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا دو جگہوں کے علاوہ مزید دو جگہوں پر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا نام ذکر فرمایا ہے:

(۱) قال أبو عبدِ اللّٰهِ: قال عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ (المدينى): سَأَلَنى أحمدُ بنُ حنبلٍ عن هذا الحديثِ قالَ وإنّما أردتُ أن النبيَّ صلى الله عليه وسلم كان أعلَى مِن الناسِ، فلا بأسَ أن يكونَ الإمامُ أعلى مِنَ الناسِ بهذا الحديث قال: فقلتُ: فإن سفيانَ بنَ عُيَيْنَة كان يُسْأَلُ عن هذا كثيرًا، فَلَمْ تَسْمَعْهُ مِنْهُ؟ قال: لَا. (صحيح بخارى، كتاب الصلاة، باب الصلاة فى السطوح والمنبر والخشب، ص:٥٥، ج:۱، قديمى: كراچى)

(۲) قال أبو عبدِ اللّٰه: وقال أحمدُ بنُ حنبلٍ: إن نَقَص رمضانُ تَمَّ ذُوالحجة، وإن نقص ذُوالحجة تَمَّ رمضانُ. (صحيح بخارى، كتاب الصوم، باب شهرا عيد لا ينقصان، ص:۲٥٦، ج:۱، قديمى: كراچى)

مذکورہ بالا کل چار مقامات کے علاوہ تین جگہیں اور ہیں، جہاں ''احمد'' نام آیا ہے۔ بعض حضرات نے اس سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو مراد لیا ہے؛ لیکن حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس میں تأمل ہے۔ وہ تین جگہیں درج ذیل ہیں:

(۱) **حدَّثَنا** حَفصُ بنُ عُمَرَ حدَّثَنا هَمّامٌ، عَنْ قتادةَ، عَنْ أبى الخليلِ، عَنْ عبدِ اللّٰهِ بنِ الحارث، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزامٍ، عَنِ النّبىِّ صلى الله عليه وسلم قال: البَيّعانِ بالْخِيارِ مَالَمْ يَتفرَّقا. وزاد أحمدُ حدَّثَنا بَهْزٌ قَالَ: هَمَّامٌ: فذكرتُ ذلكَ لأبى التَّيّاحِ فقال: كنتُ مَعَ أبى الخليلِ لَمَّا حدّثهُ عبدُ اللّٰهِ بنُ الحارثِ هذا الحديثَ. (صحيح بخارى، كتاب البيوح، باب كم يجوز الخيار، ص: ۲۸۳، ج:۱، قديمى: كراچى)

ابوالمعالی احمد بن یحییٰ بن ہبۃ اللہ بن البیع فرماتے ہیں کہ اس روایت میں مذکور ''احمد'' سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مراد ہیں۔ علامہ بدرالدین زرکشی رحمۃ اللہ علیہ (۷۴۵-۷۹۴ھ)

نے اسی کو اختیار کیا ہے اور علامہ کرمانی (۷۱۷-۷۸۶ھ) اور علامہ بدرالدین الدمامینی (۷۶۳ و قیل: ۷۶۴-۸۲۷ و قیل: ۸۳۱ھ) وقیل غیرہما) رحمہما اللہ کا میلان اسی قول کی طرف ہے۔
(التوضیح لشرح الجامع الصحیح، ص:۲۳۸، ج:۱۴، وزارة الأوقاف: قطر، عمدة القاری، ص:۲۲۷، ج:۱۱، دار إحیاء التراث العربی: بیروت، التنقیح لألفاظ الجامع الصحیح، ص:۳۳۵، ج:۲، مکتبه نزار مصطفی الباز: مکة المکرمة، شرح البخاری للکرمانی، ص:۷،۶، ج:۱۰، دارإحیاء التراث العربی: بیروت، مصابیح الجامع، ص:۴۲، ج:۵، دارالنوادر: سوریة)

لیکن حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (۷۷۳-۸۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو (عن بَهْزٍ) 'مسند احمد بن حنبل' میں نہیں پایا۔ حافظ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے میں یہاں ''احمد'' سے مراد ابوجعفر احمد بن سعید الدارِمی ہیں۔ ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی 'صحیح' میں اس حدیث کو ابوجعفر الدارِمی - جن کا نام احمد بن سعید ہے - عن بَهْزٍ کے طریق سے موصولاً نقل کیا ہے۔ (هدی الساری مقدمة فتح الباری، ص:۵۳۵، ۵۳۶، ج:۱، طار طیبة: الریاض، فتح الباری بشرح صحیح البخاری، ص:۵۶۳، ج:۵، دار طیبة: الریاض، تغلیق التعلیق علی صحیح البخاری، ص:۲۲۷، ج:۳، المکتب الإسلامی: بیروت)

(۲) **حَدَّثَنا** أبو الرَّبیعِ سُلیمانُ بنُ داوٗدَ و أَفْهَمَنِی بعضَهُ أحمدُ حَدَّثَنا فُلیحُ بنُ سلیمانَ عَنِ ابنِ شهاب الزهریِّ، عَنْ عروةَ بنِ الزُّبیرِ و سعیدِ بنِ المسیّبِ وعلقمةَ بنِ وقّاص اللیثیِّ وعُبیدِ اللّٰهِ بنِ عبدِ اللّٰهِ عُتبةَ، عَنْ عائشةَ رضی اللّٰه عنها زوجِ النبیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم حِیْنَ قال لها أهلُ الإفكِ ما قالُوا، فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ مِنْهُ. (صحیح بخاری، کتاب الشهادات، باب تعدیل النساء بعضهن بعضا، ص:۳۶۳، ج:۱، قدیمی: کراچی)

اس روایت میں مذکور ''احمد'' سے کون شخصیت مراد ہے؟ اس سلسلے میں مختلف اقوال ہیں:

ابن خلفون نے "المعلم بأسماء شیوخ البخاری ومسلم" میں ذکر کیا ہے کہ شاید یہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (۶۷۳-۷۴۸ھ) نے "طبقات القراء" میں لکھا ہے کہ احمد بن النضر النیسابوری مراد ہیں۔

علامہ کرمانی اور ان کے اتباع میں علامہ شمس الدین البرماوی (۷۶۳-۸۳۱ھ) رحمہما اللہ

فرماتے ہیں کہ بعض نسخوں میں احمد بن یونس- یعنی احمد بن عبد اللہ بن یونس الیربوعی جو شیخ الاسلام سے معروف ہیں- واقع ہوا ہے۔ دمیاطی کے یہاں احمد بن یونس واقع ہوا ہے۔ خلف واسطی اپنے "الأطراف" میں اسی کے قائل ہیں۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (۸۴۹-۹۱۱ھ) فرماتے ہیں کہ:

وأفهمني بعضَه أحمد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے۔ اس صورت میں کہا گیا ہے کہ یہ "ابن حنبل" ہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ "ابن النضر النيسابوری" ہیں اور وأفهمني بعضَه أحمد اگر سلیمان بن داؤد کا کلام ہے، تو پھر یہ "ابن یونس" ہیں۔ (التوضيح لشرح الجامع الصحيح، ص:٥٦٣،٥٦٤، ج:١٦، شرح البخاری للكرمانی، ص:١٨٠، ج:١١، اللامع الصبيح بشرح الجامع الصحيح، ص:١٩٢، ج:٨، دارالنوادر: سورية، هدى السارى، ص:٥٤١، ج:١، فتح البارى، ص:٥٣٢،٥٣٣، ج:٦، عمدة القارى، ص:٢٢٧، ج:١٣، إرشاد السارى لشرح صحيح البخارى، ص:١٠٧، ج:٦، العلمية: بيروت، التوشيح على الجامع الصحيح، ص:١٨٠، ج:٣، العلمية: بيروت)

(٣) **حَدَّثنا** محمدُ بنُ عبدِ اللّٰهِ الأنصاريُّ قال: حدّثني أبِي، عَنْ ثُمامَةَ، عَنْ أنسٍ – رضي اللّٰه عنه – أنّ أبا بكرٍ – رضي اللّٰه عنه – لمّا استُخلِفَ كَتَبَ لهٗ، وكان نقشُ الخاتمِ ثلثةَ أَسْطُرٍ: محمدٌ سَطْرٌ، ورسولٌ سطرٌ، واللّٰهِ سطرٌ. قال أبو عبدِ اللّٰهِ: وزادني أحمدُ قال: حدثنا الأنصاريُّ قال: حدثني أبِي، عن ثُمامةَ، عَن أنسٍ – رضي اللّٰه عنه – قال: كان خاتمُ النبيّ صلى اللّٰه عليه وسلم في يدِهٖ، وفي يدِ أبي بكرٍ بَعْدَهُ، وفي يدِ عُمَرَ بعدَ أبي بكرٍ، فلمّا كان عثمانُ – رضي اللّٰه عنهم – جَلَسَ علىٰ بِئْرِ أَرِيسَ، فَأَخْرَجَ الخاتمَ، فجعل يَعْبَثُ بِه فَسَقَطَ. قال: فَاخْتَلَفْنا ثلثةَ أيامٍ مَعَ عُثمانَ، فَنَزَحَ الْبِئرَ فَلَمْ يجدْهُ. (صحيح بخارى، كتاب اللباس، باب هل يجعل نقش الخاتم ثلثة أسطر، ص:٨٧٣، ج:٢، قديمي: كراچى)

حافظ مزی رحمہ اللہ "الأطراف" میں فرماتے ہیں کہ اس روایت میں مذکور "احمد" سے مراد امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ علامہ کرمانی اور علامہ برماوی رحمہما اللہ اسی کے قائل ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکثر نسخوں میں بغیر نسبت کے "وزادنا

أحمد“ واقع ہوا ہے۔ ”الجمع بين الصحيحين“ للحميدی میں ”وزادنا أحمد – يعنی ابن حنبل“ واقع ہوا ہے۔ ہوسکتا ہے، جزماً ابن حنبل مراد لینے والوں کے پیش رو حُمیدی ہی ہوں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لیکن میں نے اس حدیث کو اس طریق سے ”مسند احمد“ میں بالکل نہیں پایا؛ لہٰذا یہاں ”احمد“ سے امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو مراد لینے میں نظر ہے۔ (تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف، ص:۲۸۵، ج:۵، المكتب الإسلامی: بيروت، شرح البخاری للكرمانی، ص:۱۰۵، ج:۲۱، اللامع الصبيح بشرح الجامع الصحيح، ص:۴۷۱، ج:۱۴، هدی الساری، ص:۵۴۰،۵۴۱، ج:۱، فتح الباری، ص:۳۷۵، ج:۱۳، النكت الظراف على الأطراف مع تحفة الأشراف، ص:۲۸۶،۲۸۷، ج:۵)

الغرض امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا نام ”صحيح بخاری“ میں صرف دو جگہوں پر ہونے کا قول وہم پر مبنی ہے۔ بندہ کے ناقص خیال میں محدث العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۹۲-۱۳۵۲ھ) نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی دو روایتوں کے ”صحيح بخاری“ میں مذکور ہونے کو بیان فرمایا ہوگا؛ لیکن ضابط سے ضبط میں تسامح ہوگیا ہوگا اور ان کا نام دو مقام میں ہونے کو نقل کردیا ہوگا۔ والله سبحانه وتعالىٰ أعلم بحقيقة الحال.

مذکورہ بالا تفصیل سے علامہ بدرالدین زرکشی رحمۃ اللہ علیہ کا وہم بھی واضح ہوگیا۔ موصوف نے صحيح بخاری، كتاب البيوع، باب كم يجوز الخيار، ص:۲۸۳، ج:۱ کی روایت کے ذیل میں ذکر فرمایا ہے کہ یہ ان دو جگہوں میں سے ایک ہے، جن میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر فرمایا ہے:

(وزاد أحمد) هو أحمد بن حنبل، وهذا أحد الموضعين الذی ذكره البخاری فيهما. (التنقيح لألفاظ الجامع الصحيح، ص:۳۳۵، ج:۲، مكتبة نزار مصطفى الباز: مكة المكرمة)

اگر علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ کی مراد مطلق نام ذکر کرنا ہے، تو اس کا وہم ہونا ظاہر ہے؛ اس لیے کہ ماقبل میں تصریح گزر چکی کہ کل چار مقامات میں تو بلاشبہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا نام آیا ہے اور بقیہ تین جگہوں میں سے ”كتاب البيوع“ میں خود علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ نے ”احمد“ سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو مراد لیا ہے، تو کم از کم پانچ مقامات تو ہوگئے، جن میں امام احمد بن

حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ہوا اور اگر علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ کی مراد- جیسا کہ ظاہر ہے- یہ ہو کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی روایت دو جگہوں میں ذکر فرمائی ہے، ان میں سے ایک جگہ یہ کتاب البیوع والی ہے، تب بھی ان کا قول وہم پر مبنی ہوگا؛ اس لیے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی روایتیں دو نہیں؛ بلکہ تین ہوں گی: (۱) کتاب المغازی میں (۲) کتاب النکاح میں اور (۳) علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے اعتبار سے کتاب البیوع میں۔ اِلّا یہ کہ یہ تاویل کی جائے کہ علامہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ کی مراد یہ ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں جن دو جگہوں میں ان سے مرفوع روایات ذکر فرمائی ہیں، ان میں سے ایک جگہ یہ کتاب البیوع والی ہے۔ یا یہ تاویل کی جائے کہ دو جگہوں میں ان کی روایتیں مستقلاً ذکر فرمائی ہیں، ان میں سے ایک جگہ یہ کتاب البیوع والی ہے۔ دو جگہوں کے علاوہ میں ان کی روایت استشہاداً ذکر فرمائی ہے۔

یہاں یہ ملحوظ رہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کسی طرح یہ تسلیم نہیں کرتے کہ کتاب البیوع کی روایت میں مذکور ''احمد'' سے مراد امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ وہ تنقیح الزرکشی پر اپنے حواشی میں فرماتے ہیں کہ یہاں ''احمد'' سے مراد احمد بن سعید ہیں اور جن دو جگہوں کے متعلق علماء نے کہا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے روایتیں نقل کی ہیں کتاب البیوع والی ان دو جگہوں میں سے ایک نہیں ہے؛ بلکہ ان میں سے ایک ''کتاب المغازی'' کے آخر میں اور دوسری ''کتاب النکاح'' میں ہے۔ کتاب المغازی میں جو روایت ہے، اس میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: حدّثنا أحمد بن الحسن حدثنا أحمد بن حنبل اور کتاب النکاح والی روایت میں فرمایا ہے: قال لنا أحمد بن حنبل.

قوله: [(وزاد أحمد) هو أحمد بن حنبل، وهذا أحد الموضعين الذى ذكره البخارى فيهما]. ليس كما قال؛ بل أحمد هذا هو أحمد بن سعيد كما بينته فى تغليق التعليق، والموضعين اللذين قالوا: إن البخارى روى فيهما عن أحمد ليس هذا أحدهما؛ بل أحدهما فى آخر المغازى، والآخر فى النكاح، قال فى الذى فى المغازى: حدثنا أحمد بن الحسن ثنا أاحمد بن حنبل، وقال فى الذى فى النكاح: قال لنا أحمد بن حنبل. (حواشى الحافظ ابن حجر العسقلانى على تنقيح الزركشى مع كشف المشكل لابن الجوزى على صحيح البخارى، كتاب البيوع، باب كم

يجوز الخيار، ص:۹۹، ج:۳، دارالكتب العلمية: بيروت) والله تعالىٰ أعلم.

یحییٰ بن مَعین کا نام ''صحیح بخاری'' میں کتنی بار آیا ہے؟

"فيض الباری علی صحيح البخاری" من أمالی الفقيه المحدث الاستاذ الكبير إمام العصر الشيخ محمد أنور الكشميری قدس الله سره میں ہے:

و (لم يُسَمِّ) ابن مَعين (إلّا) فی موضع. (فيض الباری، كتاب الزكاة، باب فی الركاز الخمس، ص:٥٤، ج:٣، المجلس العلمی: ڈابھیل)

''اور-مصنف رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں- یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ہی مقام میں نام لیا ہے۔''

بندہ کہتا ہے:

"فيض الباری" میں مذکور یہ بات کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۴-۲۴۵ھ) نے اپنی کتاب میں یحییٰ بن مَعین رحمۃ اللہ علیہ کا نام ایک ہی مقام میں لیا ہے، وہم پر مبنی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام الجرح والتعدیل یحییٰ بن مَعین رحمۃ اللہ علیہ کی کل تین روایات اپنی ''صحیح'' میں ذکر فرمائی ہیں، جن میں سے ایک روایت كتاب المناقب **میں بلا واسطہ ہے اور دوسری** كتاب المناقب **ہی میں عبداللہ بن حماد الآملی کے واسطے سے اور تیسری** كتاب التفسير **میں عبداللہ بن محمد المسندی کے واسطے سے ہے:**

(۱) - حدّثنا يَحييٰ بنُ مَعينٍ وصدقه قالا أَخبرَنا مُحمدُ بنُ جَعفرٍ عَنْ شعبةَ عَنْ واقدِ بنِ محمدٍ عن أبيهِ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰه عَنهُما قالَ "قالَ أبوبَكرٍ: ارقُبوا مُحمدًا صلى اللّٰه عليه وسلم فی أَهلِ بَيْتِهِ" (صحيح بخاری، كتاب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين، ص:٥٣٠، ج:١، قديمی: كراچی)

(۲) - حدّثنی عبدُ اللّٰه بن حمّادٍ الآملی قال حدَّثنی يحيىٰ بن مَعينٍ قال حدّثنا إِسماعيلُ بن مجالدٍ عن بيانٍ عن بَرةَ عن همامِ بن الحارثِ قال: قال عمارُ بن ياسرٍ: وأيت رسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وما مَعه إِلا خمسةُ أعبُدٍ وامرأَتانِ وأبوبكر. (صحيح بخاری، كتاب المناقب، باب إسلام أبی بكر الصديق، ص:٥٤٤، ج:١، قديمی: كراچی)

(۳) - حدّثنی عبدُ اللّٰه بن محمد قال حدَّثنی يحيی بن معين قال حدَّثنا

حجاج قال ابنُ جُريجٍ قال ابنُ أبی مُلَیکةَ و کان بینهما شیءٌ، فغدَوتُ علی ابن عبّاس فقلتُ: أتریدُ أن تُقاتلَ ابنَ الزُّبیر فتُحِلَّ ما حَرَّمَ اللّٰه؟ فقال: مَعاذَ اللّٰه. إنّ اللّٰه کتبَ ابنَ الزُّبیر وبنی أمیة محلِّین، وإنی واللّٰه لا أحله أبدًا. قال قال الناسُ بایعْ لابنِ الزُّبیر، فقلت: وأینَ بهذا الأمرِ عنه، أما أبوه فحوارِیُّ النبیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم – یرید الزُّبیرَ – وأما جَدُّهُ فصاحِبُ الغار – یریدُ أبابکر – وأما أمهُ فذاتُ النطاق، یُریدُ أسماء. وأما خالته فأمُّ المؤمنین یرید عائشة. وأما عمتهُ فزوج النبیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم – یریدُ خدیجة – وأما عمة النبیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم فجدته – یرید صفیة – ثم عفیف فی الإسلام قارئٌ للقرآن. واللّٰه إن وَصَلونی وصَلونی من قریب، وإن ربّونی ربَنی أکفاءٌ کرام. فآثر علی التّوَیتات والأسامات والحمیدات یُریدُ أبُطُنًا من بنی أَسَد: بنی تُوَیت وبنی أُسامة وبنی حمید. إنَّ ابنَ أبی العاص برزَ یمشی القُدَمیة، یعنی عبدَالملك بن مروان. وإنه لوَّی ذَنبَه، یعنی ابن الزُّبیر. (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورة براء ة، باب قوله: ﴿ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْهُمَا فِی الْغَارِ﴾، ص:۶۷۲، ج:۲، قدیمی: کراچی)

اس سے ثابت ہوا کہ یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا نام صحیح بخاری میں ایک ہی مقام میں ہونے کا قول وہم ہے، الّا یہ کہ یہ تاویل کی جائے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بلاواسطہ روایت میں یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کا نام ایک ہی جگہ لیا ہے۔

”السِّلْعَة“ کو ”فتح الباری“ کے حوالے سے فتح السّین ضبط کرنا وہم ہے

☆ ”صحیح بخاری“ میں ہے:

حَدَّثَنَا یحییٰ بنُ بُکَیرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یونسَ عن ابنِ شهابٍ قال ابنُ المسیّب: إنّ أبا هریرة قال: سمعتُ رسولَ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول: الحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ للسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِّلبَرَکةِ. (صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب ﴿یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ﴾ الخ، ص:۲۸۰، ج:۱، قدیمی: کراچی)

...”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ (جھوٹی) قسم سامان کو بہت زیادہ رائج کرنے والی اور فروخت کرنیوالی ہے؛ (لیکن) برکت کو بہت زیادہ مٹانے والی ہے۔“

ہندوپاک کے مطبوعہ کئی نسخوں میں مابین السطور ''السلعة'' کی سین کا ضبط ''ف'' کے رمز کے ساتھ ''فتح الباری'' کے حوالے سے لکھا ہے:

بفتح السين المتاع ۱۲ ف (حوالہ مذکورہ بالا)

''السلعة'' سین کے فتحہ کے ساتھ متاع یعنی سامان کے معنی میں ہے۔''

بندہ کہتا ہے:

''السلعة'' کو ''فتح الباری'' کے حوالے سے بفتح السّین ضبط کرنا وہم ہے؛ اس لیے کہ ''فتح الباری'' میں بفتح السین ضبط نہیں کیا ہے؛ بل کہ بکسر السّین ضبط کیا ہے؛ چناں چہ ''فتح الباری'' میں ہے:

والسلعة بكسر السين المتاع. (فتح الباری، ص:۵۴۴، ج:۵، دارطيبة: الرياض)

علامہ ابن الاثیر رحمۃ اللہ علیہ کے دو وہم

❁ علامہ مجد الدین ابن الاثیر الجزری رحمۃ اللہ علیہ (۵۴۴-۶۰۶ھ) ''جامع الأصول من أحاديث الرسول صلى الله عليه وسلم'' میں ''صحیح بخاری'' کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کا اثر نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

۳۳۲ (خ - عبد الله بن أبى أوفى رضى الله عنه) قال: ''الناجشُ آكلُ الربا خائنٌ، وهو خِداعٌ باطلٌ، لايحلُّ''

ذكره البخارى تعليقًا. (جامع الأصول من أحاديث الرسول صلى الله عليه وسلم، حرف الباء، الكتاب الثانى فى البيع، الباب الثالث فيما لا يجوز فعله فى البيع، الفصل الأول فى الخداع، الفرع الثالث فى النجش، ص:۴۲۵، ج:۱، دارإحياء التراث العربى: بيروت)

''حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

ناجش یعنی بغیر ارادۂ خریداری دوسرے کو پھنسانے کے لیے سامان کا بڑھا چڑھا کر دام لگانے والا سودخور اور خائن ہے۔ یہ خداع ہے، باطل ہے، ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس اثر کو تعلیقاً ذکر فرمایا ہے۔''

بندہ کہتا ہے:

علامہ ابن الاثیر رحمۃ اللہ علیہ کو یہاں دو وہم ہوگئے:

(۱) پہلا وہم یہ ہے کہ انھوں نے وهو خداع باطل، لا يحلّ کو حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کا کلام سمجھ کر ان کے اثر کا جزء بنا دیا؛ حالاں کہ یہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کے کلام کا تتمہ نہیں ہے، ان کا کلام تو خائنٌ پر مکمل ہوگیا ہے، آگے وهو خداعٌ باطلٌ، لا يحلّ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۴-۲۵۶ھ) کا کلام ہے، جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی (۷۷۳-۸۵۲ھ)، علامہ عینی (۷۶۲-۸۵۵ھ)، شیخ الاسلام زکریا الانصاری (راجح قول کے مطابق ۸۲۶-۹۲۶ھ)، علامہ قسطلانی (۸۵۱-۹۲۳ھ)، امام عبداللہ بن سالم البصری المکی (۱۰۴۸-۱۱۳۴ھ)، علامہ محمد تاودی مالکی (۱۱۱۱-۱۲۰۹ھ) اور علامہ محمد الفضیل بن الفاطمی الزرہونی (وفات: ۱۳۱۸ھ) رحمہما اللہ نے ذکر فرمایا ہے؛ چناں چہ "فتح الباري" میں ہے:

قوله: ﴿وهو خداع باطل لا يحلّ﴾ هو من تفقه المصنف، و ليس من تتمة كلام ابن أبی أوفی. (فتح الباری، كتاب البيوع، باب النجش ومنقال: لا يجوز ذلك البيع، ص:٦٠٩، ج:٥، دارطيبة: الرياض)

"عمدة القاری" میں ہے:

﴿وهو خداع باطل لا يحلّ﴾ هذا من كلام البخاری. (عمدة القاری، ص:٢٦٣، ج:١١، دار إحياء التراث العربی: بيروت)

"منحة الباری بشرح صحيح البخاری میں ہے:

﴿وهو خدا باطل لا يحلّ﴾ من كلام البخاری. (منحة الباری، ص:٥٦١، ج:٤، مكتبة الرشد: الرياض)

"إرشاد الساری لشرح صحيح البخاری" میں ہے:

قال المؤلف: ﴿وهو خداع﴾ ..... ﴿باطل﴾ .... ﴿لا يحل﴾ فعله. وهذا قاله المؤلف تفقهًا، وليس من كلام عبد الله بن أبی أوفی. (إرشاد الساری، ص:١٠٨، ج:٥، العلمية: بيروت)

"ضياء الساری فی مسالك أبواب البخاری" میں ہے:

﴿وهو خداع باطل لا يحل﴾ ليس هذا من تتمة كلام ابن أبی أوفی؛ بل هو من تفقه المصنف. (ضياء الساری، ص:٤٣٧، ج:١٦، دارالنوادر: سورية)

"حاشية التاودی بن سودة علی صحيح البخاری" میں ہے:

﴿وهو خداع باطل لا يحل﴾ هذا من كلام المصنف، لا من كلام ابن أبى أوفى. (حاشية التاودى بن سودة على صحيح البخارى، ص:۴۰۲، ج:۲، العلمية: بيروت)

"الفجر الساطع على الصحيح الجامع" میں ہے:

﴿وهو خداع﴾: هذا من قول المصنف. (الفجر الساطع، ص:۳۶، ج:۶، الرشد: الرياض)

(۲) دوسرا اوہم یہ ہے کہ ابن الاثیر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما کے مذکورہ بالا اثر: الناجشُ آكلُ الربوا خائنٌ **کے متعلق ذکر کیا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو تعلیقاً ذکر فرمایا ہے۔ بلاشبہ یہ اثر** "صحيح البخارى، كتب البيوع، باب النجش، ص:۲۸۷، ج:۱، قديمى: کراچی **میں تعلیقاً مذکور ہے؛ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو** "صحح بخارى"، كتاب الشهادات، باب قول الله تعالىٰ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾. **میں موصولاً نقل کیا ہے۔** "صحيح بخارى"، كتاب الشهادت **میں ہے:**

حَدَّثَنا إسحاقُ أَخبَرَنَا يَزيدُ بنُ هارونَ أَخبَرَناالعَوّامُ حَدَّثَنِى إبراهيمُ أبو إسماعيلَ السَّكْ سَكِيٌّ سَمِعَ عبدَ اللّٰهِ بنَ أبى أوفى - رضى الله عنهما - يقول: أَقامَ رجلٌ بِسلْعَةٍ (سِلْعَتَهُ) فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لقد أُعطىٰ بها مالم يُعْطِ فَنزلَتْ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾. وقال ابنُ أبى أوفى: الناجشُ آكلُ الربوا خائنٌ. (صحيح بخارى، كتاب الشهادات، باب قول الله تعالىٰ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾، ص:۳۶۷، ۳۶۸، ج:۱، قديمى: کراچی)

حدیث مذکور کے تحت حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقوله: ﴿قل ابن أبى أوفى: الناجش آكل ربًا خائن﴾ وهو موصول بالإسناد المذكور إليه. (فتح البارى، كتاب الشهادات، باب قول الله تعالىٰ: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾، ص:۵۵۵، ج:۶، دار طيبة: الرياض)

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

﴿وقال ابن أبى أوفى: الناجش آكل ربًا خائن﴾ هو موصول بالإسناد

المذکور إلیه. (عمدة القاری، ص:۲۵۵، ج:۱۳، دار إحیاء التراث العربی: بیروت)

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

﴿وقال﴾ ..... ﴿ابن أبی أوفی﴾ عبد اللّٰہ بالسند السابق. (ارشاد الساری، ص:۱۳۴، ج:٦، العلمیة: بیروت)

یہ زیادتی ''صحیح بخاری'' میں ہے

☆ ''صحیح بخاری'' کتاب الشرکة میں ہے:

عَنْ زُهْرَةَ بنِ مَعبدٍ عَنْ جَدِهِ عبدِ اللّٰهِ بنِ هِشامٍ وکَانَ قَدْ اَدْرَكَ النبیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم وذَهبتْ بِهِ أمُّهُ زینبُ بنتُ حُمیدٍ إلیٰ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقالت: یا رسولَ اللّٰه بَایِعْهُ، فَقَال: هو صغیرٌ، فَمَسَحَ رأسَهُ وَدَعَا لَهُ. (صحیح بخاری، کتاب الشرکة، باب الشرکة فی الطعام وغیره، ص:۳۴۰، ج:۱، قدیمی)

''زُہرہ بن معبد اپنے دادا حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے، ان کی والدہ زینب بنت حُمید رضی اللہ عنہا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اورعرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسے بیعت کرلیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چھوٹا ہے، پس آپ نے ان (عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ) کے سر پر دستِ مبارک پھیرا اوران کے لیے دعا کی۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (۷۷۳-۸۵۲ھ) حدیث مذکور کے تحت بہ طور تنبیہ تحریر فرماتے ہیں:

وقع فی روایة الإسماعیلی ''وکان – یعنی عبد اللّٰہ بن هشام – یضحّی بالشاة الواحدة عن جمیع أهله'' فعزا بعض المتأخرین هذه الزیادة للبخاری فأخطأ. (فتح الباری، ص:۱٦۲، ج:۵، دارالریان: القاهرة)

''اسماعیلی کی روایت میں واقع ہوا ہے: وکان – یعنی عبد اللّٰہ بن هشام – یضحّی بالشاة الواحدة عن جمیع أهله (اورآپ-یعنی عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ-اپنے تمام گھر والوں کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کرتے تھے) بعض متأخرین نے اِس زیادتی کو بخاری کی طرف منسوب کیا، انھوں نے غلطی کی۔''

بندہ کہتا ہے:

حافظ الدنیا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کو استحضار نہیں رہا اور یہ زیادتی اسماعیلی کے حوالے سے نقل کرکے بعض المتأخرین کا تخطیہ فرمادیا، ورنہ واقعتاً یہ زیادتی "صحیح بخاری" میں ہے؛ چناں چہ "صحیح بخاری" کتاب الأحکام میں ہے:

... عَنْ جَدِّهِ عبدِ اللّٰهِ بنِ هِشامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النبيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم وَذَهبتْ بِهِ أُمُّه زينبُ بنتُ حُميدٍ إلىٰ رسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فَقَالَتْ: يا رسولَ اللّٰه بَايِعْهُ، فَقَالَ النبيُّ صلى اللّٰه عليه وسلم: هو صغيرٌ، فَمَسَحَ رأسَه ودعا له، وكان يضحّى بِالشّاةِ الواحِدةِ عَنْ جَميعِ أهلِهِ. (صحيح بخارى، كتاب الأحكام، باب بيعة الصغير، ص:۱۰۷۰، ج:۲، قديمى: كراچى)

(جاری)